بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء + عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ایل۔ ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

خطبہ نمبر ۳۷

فون ۴۴۹

جلد ۷۳/۳۸ | پیر ۱۶ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ؛ ۱۰ فتح ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۸۰

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ فتح / دسمبر۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

معدے میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

اولیاء اللہ خطرات کے وقت پہاڑوں کی طرح مضبوط ہوتے ہیں:

وہ اعلیٰ اخلاق سے مزیّن اور ردّی اخلاق سے خالی ہوتے ہیں،

وہ قضاء و قدر کے جاری ہونے کے وقت محبت سے صبر کرتے ہیں نہ کہ مجبوری سے

"اولیاء اللہ ایک ایسی قوم ہیں کہ ..... خطرات کے وقت تو اُن کو پہاڑوں کی طرح مضبوط دیکھے گا۔ اور اُن کی شجاعت مصائب کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ اخلاق سے مزیّن ہوتے ہیں اور ردّی اخلاق سے خالی ہوتے ہیں اور قضاء و قدر کے جاری ہونے کے وقت محبت اور موافقت کی وجہ سے صبر کرتے ہیں نہ کہ مجبوری کی وجہ سے اور اپنے ربّ کی اطاعت کرتے ہیں اپنی تمام رُوح کے ساتھ، اور تمام خطرات کو برداشت کر کے محض اللہ کی رضاجوئی کے لئے نہ کہ خطرات کو دُور کرنے کے لئے اور تو اُن میں سُوئے طبع نہ پائے گا۔ وہ اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے اور احسان کرنے والے ہوتے ہیں۔ وہ اُمیدگاہ ہوتے ہیں اور یتیموں اور بیواؤں کی پناہ اور وہ ہر ایک کدورت اور اندھیرے سے دُور کئے جاتے ہیں اور ہر ایک ظلماتی حالت سے۔ اور وہ ایمانی جواہر اور انوار سے بھر دیئے جاتے ہیں اور اُن کا صحنِ سینہ رُوحانی غرائب کی جولانگاہ ہو جاتا ہے اور وہ ربانی دہلیز پر گرے رہتے ہیں۔ اور اُن کی رُوحیں حضرتِ باری کے سمندروں میں سجدہ کرتی ہوئی ڈُوبی رہتی ہیں۔ وہ نفس اور خواہشات اور ارادہ سے باہر نکل آتے ہیں اور نفس اور اُس کی لذّات کو نہیں جانتے۔ اللہ ہی اُن کو اپنی حکمت کے ماتحت دائیں اور بائیں پھراتا ہے اور اُن کے لئے نئے ارادے بناتا ہے اُن کے سارے کے سارے نفسانی ارادوں کے فنا ہو جانے کے بعد۔ پھر اُن کو رحمت کے طور پر بندوں کی طرف بھیجتا ہے۔ پس وہ لوگوں کو نیکی اور بھلائی اور سعادت اور کامیابی کی طرف بُلاتے ہیں۔ جو لوگ اُن کو قبول کرتے ہیں اور ہر ایک عمل اور قول اور حرکت اور سکون میں اُن کے قدم بقدم چلتے ہیں اور اُن کے سایوں سے جُدا نہیں ہوتے اور اُن کے احکام سے نہیں نکلتے، پس وہ سعادت حاصل کر لیتے ہیں اور سعید لوگوں جیسے کامیاب ہو جاتے ہیں اور اللہ اور اُس کے رسولؐ کو راضی کر لیتے ہیں اور مبارک لوگوں میں سے ہو جاتے ہیں۔"

(ترجمہ از عربی، حمامۃ البشریٰ صـ الف)

محترم غلام محمود احمد صاحب حیدرآبادی وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم غلام محمود احمد صاحب حیدرآبادی جو لمبا عرصہ سے امریکہ میں رہائش پذیر تھے۔ تین ماہ کی شدید علالت کے بعد ماہ رواں (دسمبر ۱۹۸۴ء) کے اوائل میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر ساٹھ سال تھی۔ آپ حضرت سیٹھ محمد غوث صاحب مرحوم حیدرآباد (دکن) کے فرزند اور محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم حیدرآبادی کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔

مرحوم کا جنازہ امریکہ سے قادیان لے جایا جا رہا ہے جہاں مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئے گی۔

مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک نہایت ممتاز، مخلص اور فدائی خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ خود بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے والے بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت محبت و عقیدت رکھنے اور خدمت و فدائیت میں پیش پیش رہنے والے تھے۔ پابند صوم و صلوٰۃ اور بکثرت دعائیں کرنے والے تھے۔

مرحوم نے اپنی بیگم صاحبہ محترمہ کے علاوہ دو صاحبزادیاں اپنے پیچھے چھوڑی ہیں۔ دونوں صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں۔ ایک صاحبزادی محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب مرحوم کے دوسرے بھائی محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مرحوم کے فرزند مکرم ڈاکٹر بشیر الدین صاحب سے بیاہی ہوئی ہیں ڈاکٹر صاحب بھی امریکہ میں ہی رہتے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم غلام محمود احمد صاحب مرحوم کی مغفرت فرمائے اپنے پیاروں کے ساتھ اپنے قرب میں جگہ دے اور درجات بلند فرما کر ان کی روح کو ہمیشہ اپنے پیار سے شادکام رکھے۔ نیز اللہ تعالیٰ مرحوم کی بیگم صاحبہ محترمہ دونوں صاحبزادیوں اور جملہ دیگر افراد خاندان اور اعزہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا میں اُنکا ہر طرح حافظ و ناصر اور معین و مددگار ہو۔ آمین۔

پبلشر: مسعود احمد طابع: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انسان کامل اور کامل نبی ہیں

تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر آپؐ کو فضیلت بخشی گئی!!

ہر ایک فضیلت کی کنجی آپؐ کو دی گئی اور ہر ایک معرفت کا خزانہ آپؐ کو عطا کیا گیا!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع و اعلیٰ مقام - از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود

عالی مرتبہ کا نبی

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاءؑ اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو ہر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ اور اس کے نور سے ملی ..... اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔"

ہمیشہ کی زندگی پانے والا نبیؐ

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۵-۱۱۶)

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر ..... سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔"

(تریاق القلوب صفحہ ۱۱)

انسان کامل اور انبیاء کا مصدق

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا۔ ..... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونسؑ اور ایوبؑ اور مسیحؑ بن مریم اور ملاکیؑ اور یحییٰؑ اور زکریاؑ وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی۔ اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اس نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ اللّٰھم صلّ وسلم وبارک علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۳۶)

آنحضرتؐ کی پیروی کی برکات

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلۂ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر۔ تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ ..... سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔"

(سراج منیر صفحہ ۹۲)

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں۔ جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۳۵ حاشیہ در حاشیہ ۳)

آنحضرتؐ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہیں

"دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے۔ لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً

ان قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن شریف میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم ان نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰؑ حضرت داؤدؑ حضرت عیسیٰؑ علیہم السلام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لیے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ جاتا۔ کہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہو سکتی اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں کیونکہ اب ان کا نام و نشان نہیں۔ بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے تو خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً نہیں سمجھ سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہم کلام ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔ اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔ اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں۔ اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے پایا۔ اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔ پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔ کسی نے یہ شعر بہت ہی اچھا کہا ہے ؎

محمدؐ عربی بادشاہ دو سرا
کزے ہے رُوح قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کے مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لیے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لیے سورج وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کا آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۸)

"میرا یہ ذاتی تجربہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے دل سے پیروی کرنا اور آپؐ سے محبت رکھنا انجام کار انسان کو خدا کا پیارا بنا دیتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اس طرح پر کہ خود اس کے دل میں محبتِ الٰہی کی ایک سوزش پیدا کر دیتا ہے۔ تب ایسا شخص ہر ایک چیز سے دل برداشتہ ہو کر خدا کی طرف جھک جاتا ہے اور اس کا اُنس اور شوق صرف خدا تعالےٰ سے باقی رہ جاتا ہے۔ تب محبتِ الٰہی کی ایک خاص تجلّی اس پر پڑتی ہے اور اس کو ایک پورا رنگِ عشق اور محبت کا دے کر قوی جذبہ کے ساتھ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے تب خدبات نفسانیہ پر وہ غالب آجاتا ہے۔ اور اس کی تائید اور نصرت میں ہر ایک پہلو سے خدا تعالیٰ کے خارق عادت افعال نشانوں کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

درود شریف کی برکات

درود شریف کے طفیل .....

"میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتے ہیں اور پھر وہاں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہو جاتی ہیں اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عرش کو حرکت دیتا ہے جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھا کرے تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"

(الحکم مورخہ ۲۸ر فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

آپؐ کے کمالاتِ قدسیہ

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیہ سے شریک مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اسجگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ مگر اے طالبِ حق! ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسولِ مقبولؐ کی برکتیں ظاہر ہوتی اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم اور لاجواب کرتی رہیں۔

اسی طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد ..... کہ جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں خدا ان کو فانی اور ایک مصفّٰی شیشہ کی طرح پا کر اپنے رسول مقبولؐ کی برکتیں ان کے وجود بے نمود کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں حقیقت میں مرجع تمام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسولِ کریمؐ ہی ہوتا ہے اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اُسی کے لائق ہوتی ہیں اور وہی انکا مصداق اتم ہوتا ہے....

..... حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کس قدر شانِ بزرگ ہے اور اس آفتاب صداقت کی کیسی اعلیٰ درجہ پر روشن تاثیریں ہیں جس کا اتباع کسی کو ..... کامل بناتا ہے۔ کسی کو عارف کے درجے تک پہنچاتا ہے کسی کو آیت اللہ اور حجت اللہ کا مرتبہ عنایت فرماتا ہے اور محامدِ الٰہیہ کا مورد ٹھہراتا ہے

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۸ صفحہ ۲۶۱ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

"جب سے کہ آفتابِ صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا۔ اس دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلامِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ مقبولؐ سے مدارجِ عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اسقدر ان پر پے در پے اور علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظورانِ نظرِ احدیت سے ہیں۔ جن پر لطفِ ربانی ایک عظیم الشان سایہ اور فضلِ یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے اور دیکھنے والوں کو صریح دکھائی دیتا ہے کہ وہ انعاماتِ خارقِ عادت سے سرفراز ہیں اور کراماتِ عجیب و غریب سے ممتاز ہیں اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں۔ اور مقبولیت کے فخروں سے مفتخر ہیں۔ اور قادرِ مطلق کا نور ان کی صحبت میں اُن کی توجہ میں ان کی ہمت میں ان کی دعا میں ان کی نظر میں اُن کے اخلاق میں ان کی طرزِ معیشت میں ان کی خوشنودی میں ان کے غضب میں ان کی رغبت میں ان کی نفرت میں اُن کی حرکت میں ان کے سکون میں اُن کے نطق میں ان کی خاموشی میں ان کے ظاہر میں اُن کے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ایک لطیف اور مصفّٰی شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے فیضِ صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضاتِ شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں اور ان کی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے اور شوریدگی اور امارگی نفس کی روبکمی ہونے لگتی ہے اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور بقدر استعداد اور مناسبت ذوقِ ایمانی جوش مارتا ہے اور اُنس اور شوق ظاہر ہوتا ہے اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے۔ اور ان کی صحبت طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں توجہ الی اللہ میں اور محبت الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضا اور استقامت میں اس عالی مرتبے پر ہیں جس کی نظیر دنیا میں نہیں دیکھی گئی۔ اور عقلِ سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیر ان کے پاؤں سے اتار سے گئے ہیں جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینہ سے دُور کیا گیا ہے جس کے باعث سے دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔ .....

ان کی نورانیت دوسرے دلوں کو منور کر دیتی ہے۔ اور جیسے موسم بہار کے آنے سے نباتی قوتیں جوش زن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان کے ظہور سے فطرتی نور طبائع سلیمہ میں جوش مارتے ہیں اور خود بخود ہر ایک سعید کا دل یہی چاہتا ہے کہ اپنی سعادت مندی کی استعدادوں کو بکوشش تمام منصّۂ ظہور میں لاوے اور خواب غفلت کے پردوں سے خلاصی پاوے اور معصیت اور فسق و فجور کے داغوں سے اور جہالت اور بے خبری کی ظلمتوں سے نجات حاصل کرے۔ سو ان کے مبارک عہد میں کچھ ایسی خاصیت ہوتی ہے اور کچھ اس قسم کا انتشار نورانیت ہو جاتا ہے کہ ہر ایک ..... طالب حق بقدر طاقتِ ایمانی اپنے نفس میں بغیر کسی ظاہری موجب کے انشراح اور شوق دینداری کا پاتا ہے اور ہمت کو زیادت اور قوت میں دیکھتا ہے۔ غرض ان کے اس عطر لطیف سے جو انکو کامل متابعت کی برکت سے حاصل ہوا ہے ہر ایک مخلص کو بقدر اپنے اخلاص کے حظ پہنچتا ہے۔ ہاں جو لوگ شقی ازلی ہیں وہ اس سے کچھ حصہ نہیں پاتے بلکہ اور بھی عناد اور حسد اور شقاوت میں بڑھ کر ہاویہ جہنم میں گرتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ختم اللہ علی قلوبھم۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۷-۵۱۰ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۱)

حیاتِ جاودانی بخشنے والا نبی

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اٹھایا جاتا ہے۔ اور ایک روحانی زندگی اس کو بخشی جاتی ہے۔ نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اُس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی ... برکتیں اور رُوح القدس کی خارق عادت تائیدیں اس کے شامل حال ہو جاتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے۔ .....

..... اور اپنے اسرار خاصہ اس پر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے۔ اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نصرتیں اس پر اتارتا ہے اور اپنی برکات اس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اس کو بنا دیتا ہے۔ اس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اس کے دل سے نکاتِ لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اس پر آشکار کیے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلّی اس پر فرماتا ہے اور اس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنی استجابت دعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابوابِ معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزولِ برکات میں سب سے اوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

"ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی اُمتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں۔ صرف گزشتہ قصّے اور کہانیاں ان کے پاس ہیں مگر یہ اُمت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بتازہ نشان پاتی ہے۔ لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں۔ اور دوسری قوموں کو خدا تعالیٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں .....

..... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات صرف قصّوں کے رنگ میں نہیں ہیں بلکہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کر کے خود ان نشانوں کو پا لیتے ہیں۔ لہٰذا معائنہ اور مشاہدہ کی برکت سے ہم حق الیقین تک پہنچ جاتے ہیں۔ سو اس کامل اور مقدس نبیؐ کی کسقدر شان بزرگ ہے جس کی نبوت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اس کمال سے مراتبِ عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ کو ہم آنکھوں سے دیکھ

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیتے ہیں - پس مذہب اسے کہتے ہیں اور سچا نبی اس کا نام ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے۔ محض قصوں پر جن میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بھروسہ کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے - دنیا میں صدہا لوگ خدا بنائے گئے اور صدہا پرانے افسانوں کے ذریعہ سے کرامات کے لئے جاتے ہیں، مگر اصل بات یہ ہے کہ سچا کرامات وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو۔ سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(کتاب البریہ صفحہ ۱۵۵، ۱۵۷ حاشیہ)

آنحضرتؐ کی زندگی خدانما ہے۔

"روحانی زندگی کا ثبوت صرف ہمارے نبی علیہ السلام کی ذات بابرکات میں پایا جاتا ہے خدا کی ہزاروں رحمتیں اس کے شامل حال رہیں .....

..... بے سود ہے وہ زندگی جو نفع رساں نہیں۔ اور لا حاصل ہے وہ بقاء جس میں فیض نہیں۔ دنیا میں صرف دو زندگیاں قابل تعریف ہیں۔

(۱) ایک وہ زندگی جو خود خدائے حی و قیوم مبداء فیض کی زندگی ہے۔

(۲) دوسری وہ زندگی جو فیض بخش اور خدا نما ہو۔

سو آؤ ہم دکھاتے ہیں کہ وہ زندگی صرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۱)

آنحضرتؐ کی انوار و برکات

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت جس قدر بعض مقامات پر فروتنی اور انکساری میں کمال پر پہنچی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہاں معلوم ہوتا ہے کہ اسی قدر آپ روح القدس کی تائید اور روشنی سے مؤید اور منور ہیں۔ جیسا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عملی اور فعلی حالت سے دکھایا ہے۔ یہاں تک کہ آپ کا انوار و برکات کا دائرہ اس قدر وسیع ہے کہ ابدالآباد تک اس کا نمونہ اور ظل نظر آتا ہے۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جو کچھ خدا تعالیٰ کا فیض اور فضل نازل ہو رہا ہے وہ آپ ہی کی اطاعت اور آپ ہی کی اتباع سے ملتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کرنے والا اور خدا تعالیٰ کی رضا کو پانے والا نہیں ٹھہر سکتا اور ان انعام و برکات اور معارف اور حقائق اور کشوف سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا جو اعلیٰ درجہ کے تزکیہ نفس پر ملتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کھویا نہ جائے اور اس کا ثبوت خود خدا تعالیٰ کے کلام سے ملتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵، ۱۹۶)

اتباع نبویؐ کی برکات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا جس کے لوازم میں سے محبت اور تعظیم اور اطاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے اس زہر کا اثر جاتا رہتا ہے۔ اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہو سکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے۔ ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے۔ دیکھو آگ کیونکر ایک دم میں جلا دیتی ہے پس اسی طرح پر جوش نیکی جو محض خدا کا جلال ظاہر کرنے کے لئے کی جاتی ہے۔ وہ گناہ کا خس و خاشاک بھسم کرنے کے لئے آگ کا حکم رکھتی ہے۔ جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہے اور آپ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپ کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ ....

ظلمت جو اس کے اندر ہے دور ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا اور پھر اس نور سے قوت پا کر اعلیٰ درجہ کی نیکیاں اس سے ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نور چمک اٹھتا ہے تب اندرونی ظلمت بکلی دور ہو جاتی ہے۔ اور علمی رنگ سے بھی اس میں نور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا ایمانی نور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ایسے شخص سے اتفاقاً کوئی گناہ ظہور میں نہیں آیا تو اس کو اس اتباع سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ آئندہ گناہ کی طاقت اس سے سلب ہو جاتی ہے اور نیکی کی طرف اس کو رغبت پیدا ہو جاتی ہے جب کہ اس کی نسبت اللہ تعالیٰ آپ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان۔

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۵ صفحہ ۲۰۲)

آپؐ کا اعلیٰ و ارفع مقام

جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کون سا درجہ باقی ہے؟ سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اس ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے۔

(توضیح مرام صفحہ ۱۳)

آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے

ہمارے سید و مولیٰ جناب مقدس خاتم الانبیاءؐ کی نسبت صرف مسیحؑ نے ہی بیان نہیں کیا کہ آنجنابؐ کا دنیا میں تشریف لانا درحقیقت خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہے۔ بلکہ اس طرز کا کلام دوسرے نبیوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں اپنی اپنی پیشگوئیوں میں بیان کیا ہے۔ اور استعارہ کے طور پر آنجنابؐ کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے۔ بلکہ بوجہ خدائی کے مظہر اتم ہونے کے آنجنابؐ کو خدا کر کے پکارا ہے۔ چنانچہ حضرت داؤدؑ کے زبور میں لکھا ہے "تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہے۔ تیرے لبوں میں نعمت بنائی گئی اس لئے خدا نے تجھ کو ابد تک مبارک کیا (یعنی تو خاتم الانبیاء ٹھہرا) اے پہلوان تو جاہ و جلال سے اپنی تلوار حمائل کر کے اپنی ران پر لٹکا۔ امانت اور حلم اور عدالت پر اپنی بزرگواری اور اقبال مندی سے سوار ہو کر تیرا داہنا ہاتھ تجھے ہیبت ناک کام دکھائے گا۔ بادشاہ کے دشمنوں کے دلوں میں تیرے تیر تیزی کرتے ہیں۔ لوگ تیرے سامنے گر جاتے ہیں۔ اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے تو نے صدق سے دوستی اور شر سے دشمنی کی ہے اسی لئے خدا نے جو تیرا خدا ہے خوشی کے روغن سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ تجھے معطر کیا ہے" (دیکھو زبور صفحہ ۴۵)

اب جاننا چاہیئے کہ زبور کا یہ فقرہ کہ "اے خدا تیرا تخت ابدالآباد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔" یہ محض بطور استعارہ ہے جس سے غرض یہ ہے کہ جو روحانی طور پر شان محمدی ہے اس کو ظاہر کر دیا جائے۔ پھر یسعیاہ نبی کی کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے:-

"دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالوں گا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کرے گا۔ وہ نہ چلائے گا اور اپنی صدا بلند نہ کرے گا اور اپنی آواز بازاروں میں نہ سنائے گا۔ وہ مسلے ہوئے سینٹھے کو نہ توڑے گا اور سن کو جس سے دھواں اٹھتا ہے نہ بجھائے گا جب تک کہ راستی کو امن کے ساتھ نہ ظاہر کرے۔ وہ نہ گھٹے گا نہ تھکے گا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور جزیرے اس کی شریعت کے منتظر ہوں .... خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اسکائے گا۔ الخ"

اب جاننا چاہیئے کہ یہ فقرہ کہ "خداوند خدا ایک بہادر کی مانند نکلے گا" یہ بھی بطور استعارہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پُر ہیبت ظہور کا اظہار کر رہا ہے۔

(دیکھو یسعیاہ نبی کی کتاب باب ۴۲)

اور ایسا ہی اور کئی نبیوں نے بھی اس استعارہ کو اپنی پیشگوئیوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں استعمال کیا ہے۔ اور جو تشبیہات قرآن شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ظلی طور خداوند قادر مطلق سے دی گئی ہیں ان میں سے ایک یہی آیت ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ یعنی وہ (حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی ترقیات کاملہ قرب کی وجہ سے دو قوسوں میں بطور وتر کے واقع ہے بلکہ اس سے نزدیک تر۔ اب ظاہر ہے کہ وتر کی طرف اعلیٰ میں قوس الوہیت واقع ہے۔ سو جبکہ نفس پاک محمدی اپنے شدت قرب اور نہایت درجہ صفائی کی وجہ سے وتر کی حد سے آگے بڑھا اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا تو اس ناپیدا کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحر اعظم میں ذرہ بشریت گم ہو گیا اور یہ بڑھنا نہ مستحدث اور جدید طور پر بلکہ وہ ازل سے بڑھا ہوا تھا۔ اور ظلی اور مستعار طور پر اس بات کے لائق تھا کہ آسمانی صحیفے اور الہامی تحریریں اس کو مظہر اتم الوہیت قرار دیں اور آئینہ حق نما اس کو ٹھہرا دیں۔ پھر دوسری آیت قرآن شریف کی جس میں یہی تشبیہ نہایت اصفیٰ و اجلیٰ طور پر دی گئی ہے یہ ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔

یعنی جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔

واضح ہو کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہاتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دے کر بیعت کیا کرتے تھے اور مردوں کے لئے یہی طریق بیعت کا ہے۔ سو اس جگہ اللہ تعالیٰ نے بطریق مجاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کو اپنی ذاتِ اقدس ہی قرار دے دیا اور ان کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ یہ کلمہ مقام جمع میں ہے۔ جو بوجہ نہایت قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بولا گیا ہے۔ اور اس مرتبہ جمع کی طرف جو محبت تامہ دو طرفہ پر موقوف ہے اس آیت میں بھی اشارہ ہے۔

ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ

تو نے نہیں چلایا خدا نے ہی چلایا جب کہ تو نے چلایا۔

ایسا ہی یہ اشارہ اس دوسری آیت میں پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً۔

یعنی ان کو کہدے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر اسراف کیا (یعنی ارتکاب کبائر کیا) تم خدا کی رحمت سے نومید مت ہو۔ وہ تمہارے سب گناہ بخش دے گا۔

اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بندے تو نہیں ہیں بلکہ سب نبی وغیر نبی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے مولیٰ کریم سے قرب اتم یعنی تیسرے درجے کا قرب حاصل تھا۔ سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا اور مقام جمع قاب قوسین کا مقام ہے جس کی تفاصیل کتب تصوف میں موجود ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے مقام جمع کے لحاظ سے کئی نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے رکھ دیئے ہیں جو خاص اس کی صفتیں ہیں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام محمد رکھا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہایت تعریف کیا گیا۔ سو یہ غایت درجہ کی تعریف حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی شان کے لائق ہے مگر ظلی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی گئی۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نور موجود دنیا کو روشن کرتا ہے اور رحمت جس نے عالم کو زوال سے بچایا ہوا ہے آیا ہے اور رؤف اور رحیم جو خدا تعالیٰ کے نام ہیں ان ناموں سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارے گئے ہیں اور کئی مقام قرآن شریف میں اشارات اور تصریحات سے بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مظہر اتم الوہیت ہیں اور ان کا کلام خدا کا کلام اور ان کا ظہور خدا کا ظہور اور ان کا آنا خدا کا آنا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں اس بارے میں ایک یہ آیت بھی ہے۔

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً۔

کہ حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا۔

حق سے مراد اس جگہ اللہ جل شانہٗ اور قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور باطل سے مراد شیطان اور شیطان کا گروہ اور شیطانی تعلیمیں ہیں۔ سو دیکھو اپنے نام میں خدائے تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیونکر شامل کر لیا۔ اور آنحضرت کا ظہور فرمانا خدائے تعالیٰ کا ظہور فرمانا ہوا۔ ایسا جلالی ظہور جس سے شیطان مع اپنے تمام لشکروں کے بھاگ گیا اور اس کی تعلیمیں ذلیل اور حقیر ہوگئیں اور اس کے گروہ کو بڑی بھاری شکست آئی۔

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ صفحہ ۱۸۵ - ۲۵۱)

اللھم صل علی محمد وعلی اصحابہ اجمعین

یہی وقت خدمت گزاری کا ہے

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے اس کے بعد وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہ ہوگا۔"

(وکیل المال اول)

پتہ مطلوب ہے

محترمہ نسرین ناز صاحبہ زوجہ چوہدری سلیم احمد ایاز وصیت ۲۱۱۹۹ ساکن دارالرحمت غربی ربوہ کے متعلق اگر کسی کو معلوم ہو یا وہ خود پڑھیں تو اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو فوری آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

-✱-✱-✱-✱-✱-

رحمتِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم

مکرم مولینا شیخ نور احمد منیر صاحب

(۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ مجسم رحمت تھے۔ اخلاق قرآنی کی مجسم تصویر تھے۔ مظلوموں کی حمایت صدق۔ امانت، عفو، حیا، شفقت علیٰ خلق اللہ عز باوے مواسات حیوانات پر رحم، فروتنی، حلم، استقلال، شجاعت، مہمان نوازی غرض تمام اخلاق حسنہ سے آپؐ متصف تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا: انک لعلیٰ خلق عظیم۔ آپ اخلاق عظیم کے حامل ہیں۔ آپؐ نے اپنی بعثت کی غرض مکارم الاخلاق کی تکمیل بیان فرمائی ہے۔ فرمایا:۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

کہ میں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث کیا گیا ہوں۔

چنانچہ ساری زندگی آپؐ سے کریمانہ اخلاق کا صدور ہوا۔ مکی زندگی کی مصائب و آلام سے پُر تھی حتیٰ کہ کفار مکہ نے آپؐ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا آپؐ ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں آجاتے ہیں مگر قریش مکہ نے یہاں بھی آپؐ کو تنگ کیا اور آپؐ کے خلاف سازشیں کیں جب آپؐ حکم خداوندی سے مکہ فتح کرنے کے لیے جاتے ہیں اس وقت آپؐ کے عظیم الشان اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔ آپؐ نے مکہ میں داخل ہوتے وقت کوئی خونریزی نہیں کی۔ آپؐ چاہتے تو ان لوگوں سے ایک ایک دکھ کا بدلہ لے سکتے تھے۔ لیکن آپؐ کو خدا تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ اور آپؐ سے تو کریمانہ اخلاق ہی ظاہر ہونے تھے چنانچہ آپؐ نے اہل مکہ کو اکٹھا کیا اور ان سے پوچھا تم مجھ سے کس سلوک کی امید کرتے ہو انہوں نے جواباً کہا انت کریم ابن کریم آپؐ خود اخلاق کریمانہ کے حامل ہیں آپؐ کے آباؤ اجداد بھی اس خوبی کے مالک تھے۔ آپؐ نے ایک ہی فقرہ میں اعلان کر دیا۔

اذھبوا انتم الطلقاء

لا تثریب علیکم الیوم

جاؤ میں تم سب کو معاف کرتا ہوں تم بالکل آزاد ہو تم پر کسی قسم کی ملامت اور گرفت نہیں ہے۔

کیا دنیا کا کوئی فاتح اس عفو اور فیاضی کا نمونہ پیش کر سکتا ہے اہل مکہ خوشی سے اچھل رہے ہیں اور مسرت و شادمانی کا سماں ہے حالات کا تقاضا تو یہ تھا کہ اسی وقت زعماء قریش کو چن چن کر قتل کر دیا جاتا اور عوام کو جرمانے اور قید کی سزا سنا دی جاتی بعض دشمنوں کی عمارتوں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جاتی۔ جس طرح فاتحین کیا کرتے ہیں انگریز نے دہلی پر قبضہ کیا تو بہادر شاہ ظفر کو ہمیشہ کے لیے جلاوطن اور قید کر دیا اور اس کے بچوں کے سر کاٹ ڈالے اور طشتری میں بچوں کے سروں کو والد کے سامنے رکھ دیا گیا۔ مگر یہاں مکہ میں عام معافی کا اعلان ہوتا ہے ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ خدا تعالیٰ نے آنحضورؐ کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ غزوات میں اسیران جنگ سے حسن سلوک کیا گیا۔ فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا گیا۔ اور جو لوگ فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے۔ اور وہ لکھنا پڑھنا جانتے تھے ان کو کہا گیا کہ وہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھا دیں تو رہا کر دیئے جائیں گے۔ آپؐ نے جنگ کے ایام میں آگ جلانے کی ممانعت کر دی لوٹ مار کی ممانعت کر دی۔ پھل دار درخت باغات اور کھیتوں کو جلانے کی ممانعت کر دی تباہ کاری کی ممانعت کر دی وحشیانہ اعمال کے خلاف عام ہدایات دیں بدنظمی اور انتشار سے منع فرمایا۔ آپؐ کا یہ نمونہ اور یہ احکام فاتحین کے لیے نمونہ ہیں اور آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے پر دلیل ناطق

(۲)

رحمت للعالمین نے سیاسی زندگی کی طرف بھی ہماری راہنمائی فرمائی اور اس میں بھی مخلوق خدا کی بہبودی کا خیال رکھا گیا ہے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاسی زندگی کے جو بنیادی اصول بیان فرمائے ہیں ان میں کلیتہً انصاف، عوام و خواص کی بہبودی، رواداری اور مساوات کی روح پائی جاتی ہے حاکم اور محکوم کے آداب بیان فرمائے چنانچہ رحمۃ للعالمین نے حکم خداوندی کے مطابق

"ان الحکم الا للہ۔

حکم صرف اللہ کا ہے۔

"قل من بیدہ ملکوت کل شیء۔

کہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر امر کی حکومت ہے و

"الا لہ الحکم

سن لو کہ فرماں روائی کا اقتدار اُسی کو ہے۔"

اس امر کی تلقین فرمائی کہ اقتدار کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے حاکمیت الٰہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا تصور آپؐ نے مؤثر الفاظ میں پیش فرمایا۔ رعایا پر اپنے حاکم اور اولی الامر کی اطاعت لازمی ہے کیونکہ اس کے بغیر ملک کا اقتدار، استحکام اور امن عامہ قائم ہو ہی نہیں سکتا مگر اس ضمن میں رحمت اللعالمین نے ایک بنیادی اصل یہ بیان فرمایا

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی
مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ -
(مشکوٰۃ)

خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی کوئی اطاعت نہیں ہے۔ در حکمران خدا تعالیٰ کی طرف سے خدمت کے لیے مامور ہوتا ہے کسی کی ذہنی اور فکری صلاحیتوں اور اس کے اچھے اخلاق کی وجہ سے عوام ایک حکمران پر اتفاق کرتے ہیں۔ ایسا شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت دیا جاتا ہے عوام کی خدمت اور ربوبیت (لغت کے وسیع مفہوم میں) کا ہر جہت سے انتظام کرنا اس کی ذمہ داری کا اہم ترین حصہ ہے۔ اور ضروری ہے کہ اس کا کوئی حکم احکام خداوندی اور رسول خدا سے متصادم نہ ہو۔ آنحضورؐ کے اس ارشاد میں حاکمیت الٰہی کا تصور پیش کیا گیا ہے۔

حکمران مالک نہیں ہوا کرتا وہ تو ایک منتظم اعلیٰ ہے اسے ہر اس امر سے اجتناب کرنا چاہیئے جس میں معصیت خداوندی کا شائبہ ہو۔ سرور کائناتؐ کا اسوہ حسنہ بادشاہوں اور حکام کے لیے قندیل اور مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپؐ کے احکام اور قوانین میں کیا سی انصاف اور استحکام ہے۔ سیاسی استحکام کے سلسلہ میں حضور انورؐ نے قرآنی ارشاد شوریٰ پر عمل کیا۔

وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا
عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ۔

(آل عمران : ۱۴۰)

اور حکومت کے معاملات میں ان سے مشورہ لیا کر پھر جب تو کسی بات کا پختہ ارادہ کرے تو اللہ پر توکل کر اللہ توکل کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے۔

عن علیؓ قال سُئِلَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْعَزْمِ قَالَ مُشَاوَرَةُ
اَهْلِ الرَّاْيِ ثُمَّ اتِّبَاعُهُمْ

(ابن کثیر جزء اوّل)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزم کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا اہل رائے سے مشورہ کرنا اور پھر ان کی پیروی کرنا جس معاشرہ میں اہل الرائے سے مشورہ ہوگا اس ملک کی سیاست میں استحکام ہوگا۔ امن ہوگا۔ انصاف ہوگا۔ رعایا کی عزت و آبرو اور انسانی حقوق کو تحفظ ہوگا ملک کے ہر طبقہ میں اعتماد ہوگا اور ہر طبقہ اطمینان اور سکون محسوس کرے گا۔ فلاح عامہ اہل الرائے کے مشورہ اور تجربہ کے بغیر نہیں ہو سکتی اور نہ ہی شخصی آزادی حاصل ہو سکتی ہے۔

سیاست کی کامیابی کا یہ بہترین اصول ہے جو رحمۃ للعالمین نے پیش فرمایا اور اس کی بنیاد حاکمیت الٰہی پر ہے۔

(۳)

معاہدات اور مواثیق ایسے کیے جن میں حقوق انسانی کا تحفظ ہے۔ رواداری کی روح ہے، مذہبی آزادی ہے۔ حرمت ضمیر ہے۔ جمہوریت ہے (میثاق مدینہ اس کی منہ بولتی تصویر ہے) شہری حقوق کی حفاظت ہے ہر مذہب کے شخص کو تحفظ کی ضمانت دی گئی۔ عدل و مساوات سے معاشرتی امن و سلامتی کی ضمانت دی گئی۔ میثاق مدینہ دراصل ایک دفاعی معاہدہ تھا جسے یہود اور مشرک قبائل نے تسلیم کیا اور مدینہ کے دفاع کی مشترکہ ذمہ داری قبول کر لی گئی اس میں یہود کو بھی حقوق دیئے گئے۔

بنیادی شرط یہ تھی کہ مدینہ میں قریش مکہ کو پناہ نہیں دی جائے گی اور نہ ہی اس شخص کو جو ان کا معاون ہو۔ اس معاہدہ کی ۵۲ شرائط ہیں اس کا ایک ایک لفظ بتلا رہا ہے۔ کہ آپؐ نے شہری حقوق اور ہر قسم کے انصاف کا خیال رکھا ہر شخص کے مذہب اور معاشرہ کا احترام کیا اور اس میں مداخلت نہیں کی۔ یہ معاہدہ حضور انورؐ ... بے مثال تدبیر دور اندیشی کا بین ثبوت ہے، یہ تاریخ ساز معاہدہ جس نے عالمی شہرت پائی اور اس کا ایک ایک لفظ حضورؐ کی طرف سے تھا۔ یہ معاہدہ عظیم اور تاریخی دستاویزات آپؐ کے رحمۃ للعالمین ہونے پر دلیل ناطق ہے۔

امریکی سائنسدان مائیکل ہارٹ نے (MICHAEL HART) ایک کتاب جس کا نام ایک سو ہے (دی ہنڈرڈ) لکھی ہے اس کتاب میں اس نے دنیا کی مختلف ایک سو شخصیتوں کے حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انسانی تاریخ پر جس شخصیت نے منفرد نوعیت کے وسیع اور بامقصد اثرات ڈالے ہیں وہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں مصنف مذکور آپؐ کے فضائل و کمالات اور اعمال جلیلہ کا اظہار کرتے ہوئے آپؐ کو بدیں الفاظ خراج تحسین پیش کرتا ہوا رقمطراز ہے

"HE WAS THE ONLY MAN IN HISTORY WHO WAS SUPREMELY SUCCESSFUL ON BOTH THE RELIGIOUS AND SECULAR LEVELS."

آپؐ تاریخ میں وہ تنہا شخص ہیں جو بہت امتیازی طور پر کامیاب ہیں۔ مذہبی لحاظ سے بھی اور دنیاوی سطح پر بھی۔

مصنف نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے نمبر پر لکھا ہے اور وسیع تجزیہ کر کے ثابت کیا ہے کہ انسانی زندگی میں جس تعمیری انقلاب کے اثرات موجود ہیں وہ آپؐ کی لائی ہوئی رحمت کے نتائج ہیں ؎ بقول حالی

اتر کر حرا سے سوئے قوم آیا
اور اک نسخہ کیمیا ساتھ لایا

اعلان تبدیلی نام

خاکسار نے اپنے بیٹے عزیزم شاہد علی کا نام تبدیل کر کے مظفر احمد رکھ لیا ہے آئندہ سے مظفر احمد لکھا اور پکارا جائے

(پروین اختر والدہ مظفر احمد
۴/۲ دارالبرکات ربوہ)

الفضل خود خرید کر پڑھیں

چندہ وقف جدید کے سلسلہ میں

لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالعلوم وسطی ربوہ کی قابل قدر مساعی

لجنہ اماء اللہ حلقہ دارالعلوم وسطی ربوہ کی صدر محترمہ عایدہ سلطانہ اہلیہ مکرم محمد صادق صاحب کاہلوں اور سیکرٹری وقف جدید محترمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد کریم مبشر صاحب نے اپنے حلقہ میں بہنوں کو چندہ وقف جدید میں نمایاں اضافہ کی تحریک فرمائی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کے نتیجہ میں درج ذیل بہنوں کو وقف جدید کی خصوصی معاونات بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

احباب جماعت سے اس حلقہ کی عہدہ داران اور وقف جدید کی خصوصی معاونت فرمانے والی بہنوں کے لئے درخواست دعا ہے۔

اسماء	سابقہ وعدہ	اضافہ شدہ وعدہ
۱۔ مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ محمد کریم مبشر صاحب	-/۵۰	-/۵۰۰
۲۔ " فرزانہ جاوید صاحبہ " جاوید احمد صاحب	-/۲۵	-/۵۰۰
۳۔ " آمنہ طیبہ صاحبہ " راجہ عبدالواسع صاحب	-/۱۰۰	-/۵۰۰
۴۔ " منظور مبارکہ صاحبہ " لالہ محمود خان صاحب	-/۵۰	-/۵۰۰
۵۔ " زکیہ بیگم صاحبہ " چوہدری احمد علی صاحب	-/۳۰	-/۵۰۰
۶۔ " رحمت بیگم صاحبہ " مرزا نذیر احمد صاحب	-/۲۴	-/۵۰۰
۷۔ " امۃ المتین صاحبہ " چوہدری سعید احمد صاحب الفضل	-/۱۰۰	-/۵۰۰
۸۔ " شمیم مسرت صاحبہ " مرزا محمد رشید صاحب	-	-/۵۰۰
۹۔ " امۃ السلام صاحبہ " خلیل احمد صاحب	-/۲۰	-/۵۰۰
۱۰۔ " صفیہ رفیق صاحبہ " رفیق اللہ صاحب	-/۲۴	-/۵۰۰
۱۱۔ " سیدہ سلمیٰ رضوی صاحبہ " سعید اعجاز عباسی رضوی	-	/۵۰۰
۱۲۔ " اقبال بیگم صاحبہ " عبدالحفیظ خان صاحب	-/۲۰	-/۵۰۰
۱۳۔ " امۃ الحی بیگم " میاں محمد ابراہیم صاحب	-/۳۰	-/۵۰۰

(ناظم مال وقف جدید)

خدام احمدیت توجہ فرمائیں

محبوب امام کی آواز اور سال نو کا اعلان تحریک جدید

پیارے خدام بھائیو! حضور ایدہ اللہ الودود تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما چکے ہیں۔ آپ سب اپنے محبوب امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال میں داخل ہوں۔ پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کا عزم کریں۔ جلد سے جلد نئے وعدے لکھوائیں اور مسابقت کی روح کو زندہ رکھیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

جوشاندہ مفید اٹھرا -/۳۰ ، اکسیر اولاد نرینہ -/۳۵ ، زود جام عشق -/۶۰ ، تریاق بواسیر -/۱۵ ، اکسیر پائیوریا -/۶ ،
تریاق معدہ -/۱۲ ، تریاق دمہ -/۲۰ ، روشن کاجل -/۲۵۰ ، سرمہ جواہر -/۳ ، پیام نور -/۱۴ ،
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار، ربوہ
فون: 634

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید کے مالی سال کا آخری مہینہ دسمبر ہے اپنا چندہ فوری ادا فرمائیں

ناظم مال
وقف جدید

ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ

"ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۳ خورد)

"ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔" (ایضاً صفحہ ۳۱)

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اگر تم جانتے تو تم پر کوئی دن ایسا نہ آتا کہ تم دنیا کیلئے سخت غمگین ہو جاتے۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۱-۳۲ خورد)

دعائے مغفرت

- خاکسار کی دادی جان محترمہ ریشم بی بی صاحبہ زوجہ محترم حاکم الدین صاحب کافی عرصہ بعارضہ شوگر بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۴ر دسمبر ۱۹۸۴ء کو سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ رضوان احمد - دارالرحمت وسطی ربوہ)

- خاکسار کی چچی جان محترمہ آمنہ بی بی صاحبہ بیوہ حکیم فیروز الدین صاحب ۳۰ر نومبر ۱۹۸۴ء کی شب گیارہ بجے وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ موصیہ ہونے کی وجہ سے تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔ چار دن بعد ۴ر دسمبر ۱۹۸۴ء کو شام چھ بجے محترمہ والدہ صاحبہ مہر بی بی صاحبہ چک ۹۹ R-۴ ہارون آباد میں وفات پا گئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن چونکہ محترم والد صاحب میاں محمد الدین صاحب پچھلے سال یکم ستمبر ۱۹۸۳ء کو وفات پا کر امانتاً وہیں چک نمبر ۵۵ - R-۴ میں دفن تھے چنانچہ اس موقعہ پر ان کے جسد خاکی کو بھی والدہ محترمہ کے جسد خاکی کے ہمراہ ربوہ لائے اور دونوں بیبیوں کی بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ خاکسار احباب سے درخواست کرتا ہے کہ ان تینوں مرحومین کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم کا سلوک فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔ (محمد جمیل کارکن دفتر محاسب ربوہ)

درخواستہائے دعا

- خاکسار کے نانا جان محترم احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ چک ۸۱۸ کو دل کی شدید تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت و تندرستی سے نوازے۔ آمین

(نصیر الدین قمر - وقف جدید - ربوہ)

- میری اہلیہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ کا اپریشن وکٹوریہ ہسپتال میں ہوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین۔

(شیخ ممتاز رسول - ربوہ)

- میرے دادا جان مکرم عبد الرحیم کھوکھر صاحب آف گوجرانوالہ عرصہ دو سال سے بعارضہ دل بیمار ہیں۔ آجکل امریکہ بغرض علاج مقیم ہیں۔ عنقریب بائی پاس سرجری ہونے والی ہے۔ خاندان حضرت اقدس و جملہ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم شافی مطلق خدا محترم دادا جان کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور اپریشن کو کامیاب فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے بھی محفوظ رکھے۔ آمین۔

(وسیم احمد کھوکھر - گوجرانوالہ)

- میرا چھوٹا بھائی عزیزم مظفر احمد گزشتہ دنوں ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ فیصل آباد کے سرگودھا ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اب واپس گھر آگیا ہے۔ پہلے سے اب افاقہ ہے۔ تاہم بائیں ہاتھ کا زخم ابھی باقی ہے۔ احباب عزیزم کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

(مبشر احمد ابن محمد یوسف - دارالنصر غربی - ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
فون نمبر:
410974
418646
رہائش:
418645
پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
۱۱۱ - فیروزپور روڈ گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
۱۰ - شادمان کالونی لاہور — ۱۲ - ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رعایتی کرایہ
آزمائش شرط ہے:
کینوپی
صوفہ سیٹ
کرسیاں اور کراکری
قالین
شامیانے
نئے سامان کے لئے
ٹینٹ سروس
سادات
سراج مارکیٹ۔ اقصیٰ روڈ ربوہ

عورتوں اور بچوں کے امراض کیلئے
المبارکہ میٹرنٹی ہوم
المبارکہ
ڈگری کالج روڈ دارالعلوم غربی

الفضل کی اشاعت میں توسیع کا ایک ذریعہ
اشتہارات کے ذریعہ الفضل کی مالی پوزیشن مستحکم کرنا بھی ہے

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنے لڑکے کا نام طارق عزیز سے تبدیل کر کے سلطان احمد عامر رکھ دیا ہے آئندہ سے اسے اسی نام سے پکارا جائے گا۔

(عزیز احمد ولد خلیل احمد گول بازار ربوہ)

کیا آپ جانتے ہیں.....؟
کپڑوں کی بہترین دھلائی کے لئے
خالص مصالحہ جات، خالص تیل سرسوں۔ کولہو
ٹیلیفون سوپ (رجسٹرڈ) (ایجنسی) احمد گرائنڈنگ مشین
پروپرائٹر: حاجی شیخ نیئر احمد
چیمہ مارکیٹ، ریلوے روڈ۔ ربوہ

ربوہ میں آپکے جیولرز
پاک گولڈ سمتھ
میاں عبدالمنان ناصر اینڈ
میاں عبدالسلام صاحب
فون ۵۴۹ / ۵۵۰
نزد جمال بیکری
گولبازار
ربوہ

آنکھ اور نظر
کے متعلق نہایت مفید رسالہ جس میں نظر کی کمزوری، آنکھوں کی پرانی سوزش، پیرنگ کٹار، ککرے، السر (پھولا) ناخونہ، دھند، سفیدی، بھینگا پن، دو نظری، آنکھ کے زخم، چوٹ اور ناسور Eye Fistula وغیرہ کے متعلق مفید نسخے درج ہیں، آنکھ کے معالجین، مریضوں اور متعلقین کیلئے صحیح رہنما "آئیز کیور گائیڈ"
EYES CURE GUIDE
صرف دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ فون 606 — 607

چوہدری جیولرز
معیاری سونا چاندی کے معیاری
زیورات بنوانے کیلئے
بشیر احمد خالد اینڈ برادرز
سلیمی چوک، ستیانہ روڈ فیصل آباد

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
مراد کلاتھ ہاؤس
کپڑے کا
اعلیٰ مرکز
ریل بازار فیصل آباد

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا تازہ ظہور
ربوہ میں
ایک نئی اور خوبصورت بستی
پنیار ٹاؤن
چوہدری عبدالمجید ڈرائیج ایڈووکیٹ
پنیار ٹاؤن
نزد فیکٹری ایریا: ربوہ

ھو الناصر
اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے
الکریم جیولرز
ایئر کنڈیشنڈ
فون
685511
بازار فیصل
کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹
پروپرائٹرز
میاں عبداللطیف شاہ کوٹی
اینڈ سنز

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
شکور پارک میں صرف چند ایک پلاٹ قابل فروخت ہیں احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اپنے اپنے نشان لے لیں اور ہرگز سستی نہ کریں۔
پروپرائٹر
حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط
منزل دارالرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر 416

عینکوں کی فٹنگ آٹومیٹک کمپیوٹر پلانٹ پر کی جاتی ہے
نظر و دھوپ کی عینکیں
عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
ارشد
آپٹیکل سروس
فون 24838
چوک کچہری بازار۔ فیصل آباد
پاکستان میں آٹومیٹک پلانٹ پر عینکوں کی فٹنگ کی جاتی ہے

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ علم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴
بالمقابل ایوان محمود، ربوہ، فون: ۶۳۸
۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک زید کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
زیر نگرانی: حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان
ہو چکا ہے

آپ کو معلوم ہو کہ
ہمارے دواخانہ
میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز
کا نام اب